© rasailojaraid.com

وفیات:

آہ! حضرت نفیس شاہ صاحبؒ

مادیت کے دورظلمات میں علم وعمل کے دیئے اور رشد وہدایت کے چراغ ایک ایک کر کے بجھے جا رہے ہیں اور پھر قحط الرجال کے عہد خزاں میں حضرت سید انور حسین نفیس الحسینیؒ جیسی بڑی ہمہ جہت شخصیت کا اٹھ جانا کسی بڑے سے بڑے حادثہ سے کم نہیں۔ دعوت وارشاد اور علم وادب کی مسند جو پہلے ہی اپنی بے رونقی پر شکوہ سنج تھی اب حضرت نفیس شاہ صاحب جیسی نفیس الطبع، روحانی وادبی شخصیت سے محرومی کے بعد اور بھی ویراں ہوگئی ہے۔

ظلمت کدے میں میرے شب غم کا جوش ہے　　　اک شمع ہے دلیل سحر سو وہ بھی خموش ہے

حضرت شاہ صاحبؒ یادگار اسلاف تھے۔ آپ کی بنیادی شہرت تو خطاطی کے حوالے سے ابتداء میں ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ آپ سلطان الخطاطین کے نام سے برصغیر پاک وہند میں جانے پہچانے لگے۔ آپ کے بلا مبالغہ اس فن میں شاگردوں کی تعداد ہزاروں سے زائد ہے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ تصوف کی دنیا میں بھی آپ ایک عظیم صوفی اور پیرومرشد کے طور پر خلق خدا کی تربیت واصلاح کے طور پر معروف ہوئے۔ آپ قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ العزیز کے آخری خلفاء میں سے تھے۔ اُسی چشمہ ہدایت سے آپؒ نے ایسا روحانی فیض حاصل کیا کہ ہزاروں تشنگان نے آپ سے اپنی روحانی، ادبی، قلبی، اور قلمی پیاس بجھائی۔ تواضع، عجز وانکساری اور نفاست آپ کے بنیادی عناصر ترکیبی تھے۔ آپ نے جہد مسلسل سے بھرپور زندگی گذاری اور شریعت کے تمام اہم شعبہ جات کی خدمت کی۔ آپ موجودہ دور میں کئی اسلامی تحریکات، مدارس، علمی مراکز اور کئی اداروں کے سرپرست اعلیٰ بھی تھے۔ آپ کے بچھڑنے سے بہت سے شعبوں کو نقصان ہوا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کا دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بزرگوں کے ساتھ بھی بڑا پرانا رشتہ الفت ومحبت تھا۔ دارالعلوم کے ''موتمر المصنفین'' کی اکثر ابتدائی کتابوں کے ٹائٹل آپ نے بڑے اخلاص ومحبت کے ساتھ لکھے۔ پھر خصوصاً ماہنامہ ''الحق'' کے ٹائٹل تو ہمیشہ آپ ہی کے خامہ معجزہ رقم کے شاہکار ہوا کرتے تھے۔ حضرت والد صاحب مدظلہ کے ساتھ حضرت شاہ صاحبؒ کے بڑے خصوصی مراسم تھے۔ اکثر ایک ہی نشست میں ٹائٹل وغیرہ لکھ کر دے دیتے جو کمال شفقت کا مظہر تھا، ورنہ حضرتؒ کے پاس اتنا زیادہ کام پڑا ہوتا تھا کہ لوگ مہینوں اپنے کام کا انتظار کرتے تھے۔ راقم کے ایک بہت ہی مخلص مہربان اور مشفق حضرت مولانا عبدالرشید ارشدؒ کا آپ کے ساتھ بڑا والہانہ وعقیدتمندانہ تعلق تھا۔ ان کے ذریعہ سے میں اپنا سلام محبت اور غائبانہ عقیدت و جذبات حضرت شاہ صاحبؒ تک پہنچایا کرتا تھا اور حضرتؒ بھی خصوصی دعاؤں میں یاد فرماتے رہتے۔ حضرتؒ کی اچانک وفات سے پاکستان کے علمی وادبی حلقے آج سوگوار ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ حضرتؒ کے خاندان کیساتھ اس موقع پر برابر کا شریکِ غم ہے۔ قارئین ''الحق'' سے حضرتؒ کی رفع درجات کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے

© rasailojaraid.com